© rasailojaraid.com

مقالات

کتب سماوی پر ایک نظر

توریت و انجیل پر اسلامی رائے

۱۲

از جناب ولی شاہ صاحب

اب تک توریت و انجیل کے متعلق ان مضامین میں جو کچھ لکھا گیا وہ بیشتر یا تو علمائے اہل کتاب کے اقوال تھے یا وہ نتائج جو ان اقوال سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ سلسلہ ناقص اور یہ تبصرہ ناتمام رہے گا اگر علمائے اسلام کی تحقیقات کے نتائج سے بھی یہاں بحث نہ کی جائے کیونکہ مسلمانوں کو بھی توریت و انجیل سے بہت قوی تعلق ہے اور ان کا اسلام پر ایمان لانا توریت، زبور، انجیل وغیرہم پر بھی ایمان لانے کو مستلزم ہے۔ قرآن میں کم از کم ایک سو اکتیس (۱۳۱) جگہ ان کتب سماوی کا ذکر آیا ہے کہیں فرداً فرداً اور کہیں مجموعاً۔ جن مقامات پر یہود و نصاریٰ یا انبیائے سلف کا ذکر بغیر تذکرہ کتب مقدسہ آیا ہے ان کا شمار اس کے علاوہ ہے مثلاً۔

وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ (۵ : ۳) اور یہود و نصاریٰ دعوی کرتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں۔

یہاں توریت و انجیل کا ذکر نہیں صرف یہود و نصاریٰ ہی کا ذکر ہے۔

شہادت قرآنی کی مثالیں جن آیات میں کتب سماوی کا ذکر مجموعاً آیا ہے ان کی ایک مثال یہ ہے:۔

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ "بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جان و مال کو خرید لیا ہے کہ ان کے لیے جنت ہے وہ لوگ اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ (۹ : ۱۴)

جس میں قتل کرتے ہیں اور قتل کیے جاتے ہیں اس پر سچا وعدہ کیا گیا ہے توریت میں اور انجیل میں اور قرآن میں۔

یہاں توریت و انجیل و قرآن کا ایک ساتھ ذکر آیا ہے۔

جن آیات میں ان کتابوں کا فرداً فرداً ذکر آیا ہے اُن کی دو مثالیں یہ ہیں۔

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ (۲۱)

اور تحقیق ہم نے لکھ دیا ہے زبور میں بعد نصیحت کے کہ میرے صالح بندے زمین کے وارث بنیں گے۔"

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا (۶۲ : ۱)

"جن لوگوں کو توریت پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا پھر انہوں نے اُس پر عمل نہ کیا ان کی مثال اُس گدھے کی سی ہے جس پر کتابوں کا بوجھ لادا جاتا ہے۔"

پھر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان کتابوں پر ایمان لانے کا بھی حکم دیا ہے اور ان کتابوں کے منکروں کو گمراہ بتایا ہے اور ان پر عتاب نازل کیا ہے:۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا ۢ بَعِيْدًا۔ (۴ : ۲۰)

"اے ایمان والو! (یعنی اے مسلمانو) یقین لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اللہ نے نازل فرمائی اپنے رسول پر اور اُس کتاب پر جو اللہ نے نازل فرمائی قبل اس کے اور جو کوئی یقین نہ رکھے اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اُس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور آخرت کے دن پر وہ شخص یقیناً گمراہی میں بہت دور جا پڑا۔

اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَاۤ اَرْسَلْنَا

"جنہوں نے جھٹلایا اُس کتاب کو اور اس چیز کو جسے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بِهٖ رُسُلَنَا فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ يُسْحَبُوْنَ ۝ فِي الْحَمِيْمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ۝ (۴۰: ۸)

ہم نے اپنے پیغمبروں کے ساتھ بھیجا انہیں البتہ معلوم ہو جائیگا (یعنی حقیقت حال ان پر کھل جائیگی) جبکہ طوق ان کی گردنوں میں ہوں گے اور زنجیریں انہیں گھسیٹتی ہوئی کھولتے پانی میں ڈال دیں گی پھر وہ آگ میں جھونک دیے جائیں گے۔"

یہ ہیبت ناک سزائیں صرف انہیں کے لیے نہیں ہیں جو قرآن کے منکر ہیں بلکہ ان کے لیئے بھی ہیں جو انبیا علیہم السلام کے لائے ہوئے صحیفوں کے منکر ہیں۔

مگر یہ ساری تاکید اس چیز پر ایمان لانے سے متعلق ہے جو اللہ تعالیٰ نے انبیا علیہم السلام پر نازل فرمائی اور جس پر صحیح طور پر وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ اور وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا کا اطلاق ہوتا ہو نہ کہ ان تحریروں کے متعلق جن کی بابت اللہ تعالیٰ نے خود خبر دی ہے کہ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ جہاں قرآن میں اللہ تعالیٰ نے صحف سماوی پر ایمان لانا مسلمانوں کے لیے ضروری قرار دیا ہے وہاں اس بات کو بھی واضح فرما دیا ہے کہ توریت و انجیل میں اہل کتاب نے تحریفیں کی ہیں۔

تحریف کے متعلق شہادت قرآنی توریت و انجیل میں تحریف اور تبدیلیوں کے واقع ہونے کی اطلاع اللہ تعالیٰ نے صاف صاف قرآن مجید میں دے دی فرماتا ہے:۔

اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ (۲: ۹)

"(مسلمانو!) کیا تمہیں یہ امید ہے کہ اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) تمہاری تصدیق کریں گے حالانکہ ان میں تو ایسے لوگ بھی ہیں جو خدا کا کلام سنتے تھے پھر جان بوجھ کر اس کو بدل ڈالتے تھے۔"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ (۲ : ۹)
(Al.2.V.79)

"پس خرابی ہے اُن کے لیئے جو اپنے ہاتھوں سے کتاب (آیات والفاظ کتاب) لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں کہ یہ خدا کی طرف سے ہیں تاکہ اس کے بدلے تھوڑا سا دنیوی فائدہ کریں"

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ۔ (۴ : ۷)

"یہودیوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جو خدا کے بول (یعنی آیات وکلمات) کو اپنے ٹھکانے سے بدل دیتے ہیں اور (منہ سے) کہتے ہیں ہمنے سنا اور (دل سے) کہتے ہیں ہمنے نہیں مانا"

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ (۵ : ۳)

"یہودیوں کی عہد شکنی کے سبب ہمنے اُن کو پھٹکارا اور ان کے دلوں کو سخت کردیا ہے وہ خدا کے بول (آیتیں) ٹھکانے سے بدلتے ہیں اور نصیحت سے فائدہ اٹھانا بھول گئے ہیں تو ہمیشہ ان کی خیانت (یعنی کتاب میں ردو بدل کرتے رہنا) دیکھتا رہیگا بجز ان میں سے تھوڑے لوگوں کے"

وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۚ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ؕ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ (۵ : ۶)

"یہودیوں میں بعض جاسوسی کرتے ہیں جھوٹ بولنے کیلئے وہ جاسوس ہیں دوسری جماعت کی طرف سے جو تجھ تک نہیں آئی وہ کلام کو بدل ڈالتے ہیں اس کے اصلی ٹھکانے سے"

پس جب قرآن میں اس قدر وضاحت کیساتھ توریت و انجیل میں تحریف کا واقع ہونا بیان کیا گیا ہے تو کسی مسلمان کے لئے کیسے ممکن ہے کہ اس تحریف کے وقوع سے انکار کرے لہذا نفس تحریف پر مسلمانوں کا اتفاق ہے اس امر پر البتہ مسلمانوں میں بحث رہی ہے کہ کتب مذکورہ میں تحریف لفظی واقع ہوئی ہے یا تحریف معنوی یا دونوں۔ بکثرت علماء اسلام کی تحقیقات یہ ہے کہ توریت اور انجیل میں دونوں قسم کی تحریفیں ہوئی ہیں الفاظ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بھی بدل دیئے گئے ہیں اور باطل تاویلوں سے معانی بھی بگاڑ دیئے گئے ہیں۔ لیکن امام بخاری صرف تحریف معنوی کے قائل ہیں۔ وہ صحیح بخاری کے آخری حصہ میں حضرت ابن عباسؓ سے ایک اور لفظ ("رقیب") کی تفسیر نقل کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ "یحرفون" کے معنی "یزیلون" کے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ اہل کتاب اپنی کتابوں سے کچھ نکال ڈالتے یا اُس میں کچھ ملا دیتے۔ اس کے بعد امام بخاری لکھتے ہیں:-

ولیس احد یزیل لفظ کتاب من	کتاب اللہ کے الفاظ کو کوئی شخص کتاب سے نکال
کتب اللّٰہ ولکنھم یحرفونہ یتاولونہ	نہیں سکتا ان کے ازالہ سے یہی مراد ہے کہ وہ لوگ
علیٰ غیر تاویلہ (بخاری صفحہ ۱۱۲۷)	اس میں ایسی تاویل کرتے ہیں جو درحقیقت صحیح تاویل نہیں ہوتی

یہ قول درحقیقت امام بخاری کا ہے۔ مگر بعض حضرات کو اشتباہ و مغالطہ ہوا کہ یہ قول حضرت ابن عباس کا ہے حالانکہ آپکا قول "یحرفون بمعنی یزیلون" پر ختم ہو گیا اور اس کے بعد کا یہ قول جو اوپر نقل کیا گیا ہے امام بخاری کا اپنا قول ہے۔

"یحرفون بمعنی یزیلون" سے ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت ابن عباس تحریف لفظی کے قائل نہ تھے کیونکہ آپکے قول کی تیج اور صحیح تفسیر یہ ہو سکتی ہے کہ اہل کتاب الفاظ توریت و انجیل کو توریت و انجیل سے نکال دیتے تھے اور اُن کی جگہ دوسرے الفاظ اپنی طرف سے داخل کر دیتے تھے۔ اس کی تائید حضرت ابن عباس کا وہ قول بھی کرتا ہے جو اسی صحیح بخاری کی کتاب التوحید اور کتاب الاعتصام اور کتاب الشہادت میں امام بخاری ہی نے نقل کیا ہے

ان ابن عباس قال یا معشر المسلمین	ابن عباس نے کہا اے مسلمانو! تم اہل کتاب سے کیوں کر
کیف تسئلون اھل الکتب عن شئی	باتیں پوچھتے ہو حالانکہ تمہاری کتاب جو تمہارے نبی
وکتابکم الذی انزل علیٰ نبیکم	پر نازل ہوئی ہے خدا کی طرف سے بعد میں آئی
احدث الاخبار باللّٰہ محضا لم	(یعنی جدید ترین ہے) وہ خالص ہے اس میں کوئی آمیزش
یشب وقد حدثکم اللّٰہ ان اھل الکتب	نہیں ہوئی۔ اہل کتاب کی نسبت خدا نے تمکو یہ خبر دی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بدلوا کتاب اللہ وغیرہ وکتبوا بایدیھم الکتب وقالوا ھو من عند اللہ لیشتروا بہ ثمنا قلیلا الا ینھاکم ما جاءکم من العلم عن مسئلتھم لا واللہ ما راینا منھم رجلا یسئلکم عن الذی انزل علیکم (بخاری ص ۳۶۹، ۱۰۹۴، ۱۱۱۲)

ہے کہ انہوں نے اپنی کتابوں کو بدل دیا ہے۔ اپنے ہاتھوں سے کچھ لکھا اور کہدیا کہ یہ خدا کی طرف سے ہے تاکہ اس کے بدلے تھوڑا سا مول لے لیں کیا جو تمکو خدا نے علم دیا ہے وہ تمکو اہل کتاب سے استفسار میں مانع نہیں ہوتا؟ بخدا ان میں کوئی ایسا نہیں ہے جو تمہارے دین کی بات تم سے پوچھتا ہو (یعنی پھر تم ان کے دین کی باتیں ان سے کیوں پوچھتے ہو؟)

یہ قول فیصل ہے اس بارہ میں کہ حضرت ابن عباس تحریف لفظی اور تحریف معنوی دونوں کے قائل ہیں امام بخاری ہی صرف تنہا وہ بزرگ ہیں جو توریت و انجیل میں تحریف لفظی کے قائل نہیں یگانکا قول اس باب میں حجت و سند نہیں۔ حدیث کی تصحیح و تضعیف اور رجال کی جرح و تعدیل میں البتہ انکا قول مستند مانا جاتا ہے لیکن فنون حدیثیہ کے علاوہ دیگر فنون و مسائل میں تنہا ان کا کوئی قول جمہور علماء کے اقوال کے مقابلہ میں مستند نہیں سمجھا جاسکتا بالخصوص اس حالت میں جبکہ وہ قول محض ظن اور قیاس پر مبنی ہو اور اس کی تائید میں وہ کوئی سند یا دلیل نہ رکھتے ہوں۔

یہ کوئی تعجب کی بات نہیں سلف میں بہت لوگ ایسے گذرے ہیں جو ایک فن کے امام تھے مگر دوسرے فنون سے ناآشنا تھے۔ ذہبی نے طبقات الحفاظ میں لکھا ہے کہ:۔

بہت لوگ ایسے گذرے ہیں جو ایک فن میں ماہر اور دوسرے فنون میں قاصر تھے مثلاً سیبویہ علم نحو میں امام تھے۔ مگر یہ نہ جانتے تھے کہ حدیث کیا شئے ہے وکیع حدیث میں امام تھے مگر عربیت (یعنی علم ادب) نہ جانتے تھے۔ ابو نواس شاعری کا رئیس تھا مگر دیگر فنون سے عاری۔ عبدالرحمن بن مہدی حدیث میں امام تھے اور یہ نہ جانتے تھے کہ طب کیا ہوتی ہے محمد بن حسن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نفتیں امام تھے اور نہ جانتے تھے کہ فن قرآت کیا شئے ہے ۔ امام حفص قرأت کے امام تھے اور حدیث سے تہی دست سچ ہے کہ میدان کارزار میں مرد میدان خاص ہی لوگ ہوتے ہیں جو لڑنے میں شہرت رکھتے ہیں۔"

اس طرح امام بخاری اگر توریت و انجیل پر غائر نظر نہ رکھتے ہوں تو یہ نہ کوئی تعجب کا محل ہے نہ فن حدیث میں جو وہ بلند مرتبہ رکھتے ہیں اس میں کوئی کمی واقع ہوتی ہے بجز روایت و تحقیق حدیث و تنقید رجال کے کسی اور فن میں ان کا دخیل ہونا اور مشغول رہنا ثابت نہیں محض ظن کی بنا پر انہوں نے یہ فرمادیا کہ کتب اللہ کے الفاظ کو کون بدل سکتا ہے" ان کی نظر غالباً ان الفاظ پر نہیں پڑی جو ان کتابوں میں موجود ہیں مگر کسی طرح خدا کے کلمات نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ان کی نظر اس جانب گئی کہ ظالموں نے خدا کی کتاب کو جلا دیا' خدا کے نبیوں کو تہ تیغ کیا' اور خدا کے نبیوں پر اتہامات لگائے۔ کتاب کی عبارتوں میں ردو بدل کر دینا اور لفظی و معنوی تحریفوں کا عمل میں لانا تو ایسے لوگوں کے لیے ایک ہلکا اور آسان کام تھا۔

علماء اسلام نے نہایت شد و مد کے ساتھ امام بخاری کے اس قول کا مقابلہ کیا ہے اور ان کی ظنی دلیل کا کافی جواب دیا ہے اور واقعات تاریخی سے ثابت کیا ہے کہ ان کتابوں میں لفظی اور معنوی دونوں تحریفیں موجود ہیں۔ ان میں سے نمونہ کے طور پر بعض علماء کے چند اقوال ہم ذیل میں درج کرتے ہیں ان سے موجودہ توریت و انجیل کے متعلق عام اسلامی رائے کا بھی اندازہ ہو جائے گا ۔

اقوال علماء قسطلانی نے شرح صحیح بخاری میں امام بخاری کے اس قول کے مقابلہ میں فرمایا ہے کہ :-

"بہت سے علماء اسلام نے تصریح کی ہے کہ یہود و نصاری نے بہت سے الفاظ توریت و انجیل کو بدل دیا ہے بعض کا قول ہے کہ انہوں نے ان کتابوں کو بالکل ہی بدل ڈالا ہے اور اس خیال سے وہ ان کتابوں کی بے ادبی کرنے کو جائز سمجھتے ہیں مگر یہ قول محل اعتراض ہے۔ بہت سی آیات و احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کتابوں کی بہت سی چیزیں اپنی اصل پر ہیں جیسے رجم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وغیرہ بعض کا قول ہے کہ تھوڑے الفاظ میں تبدیلی ہوئی ہے بعض کا قول ہے کہ صرف معانی میں تبدیلی ہوئی ہے نہ کہ الفاظ میں چنانچہ بخاری نے یہی لکھا ہے مگر یہ قول بھی محل اعتراض ہے ان کتابوں میں ایسے الفاظ موجود ہیں جو خدا کی طرف سے ہرگز نہیں ہو سکتے بعض علماء نے اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ ان کتابوں کا شغل رکھنا اور ان کو لکھنا دیکھنا جائز نہیں ہے ۔ ۔ ۔ ۔ مگر اس باب میں بہتر قول یہ ہے کہ جو شخص صاحب تمیز و بصیرت نہ ہو اس کو ان کتابوں کا شغل جائز نہیں اور جو صاحب تمیز ہو اور علم و دین میں مضبوط ہو اس کے لیے جائز ہے خصوصاً اس حالت میں جبکہ بعض مخالفین اسلام کو ان کتابوں کی مدد سے جواب دینا پڑے اس پر دلیل یہ ہے کہ علمائے قدیم سے اب تک علماء توریت سے ایسی باتیں نکالتے آئے ہیں جن سے منکرین نبوت محمدیہ کو الزام دیتے چلے آرہے ہیں"

حافظ ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح بخاری میں امام بخاری کے قولِ مذکور کے تحت میں لکھا ہے کہ:

"ہمارے شیخ ابن الملقن نے فرمایا کہ یہ جو بخاری نے تفسیر آیۃ "یحرفون" کے بارے میں کہا ہے یہ ایک قول ہے جس کو امام بخاری نے پسند کیا ہے مگر ہمارے اکثر علماء نے بتصریح کہا ہے کہ یہود و نصاریٰ نے الفاظ توریت و انجیل کو بدل ڈالا ہے اور اس پر انہوں نے یہ مسئلہ متفرع کیا ہے کہ ان کتابوں کی بے ادبی کرنی جائز ہے لیکن یہ بات قول بخاری کے مخالف ہے۔"

پھر آگے چل کر ابن حجر تحریر فرماتے ہیں۔

"بعض متاخر شارحین بخاری نے کہا ہے کہ اس مسئلہ تحریف میں کئی اقوال ہیں۔ ایک یہ ہے کہ توریت و انجیل سب کی سب بدل گئی ہیں۔ ان کتابوں کی بے ادبی کا جواز اسی قول کا مقتضیٰ ہے مگر یہ زیادتی ہے، اور اس قول کی یہ تاویل ضروری ہے کہ تحریفِ کل سے اکثر حصہ کی تحریف مراد ہے، ورنہ یہ بے فائدہ کا جھگڑا ہوگا۔ کیونکہ بہت سی آیات و احادیث سے ثابت ہے کہ ان کتابوں میں بہت سی چیزیں اپنی اصل پر ہیں جن میں تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ ایک آیت میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ارشاد ہے اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ یعنی وہ جو رسول کی پیروی کرتے ہیں جس کو وہ اپنے پاس توریت میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ وازانجملہ قصہ رجم ہے جسمیں مذکور رہے کہ توریت میں حکم رجم موجود ہے۔ اس امر کا مؤید خدا کا یہ قول ہے فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ یعنی توریت لاؤ اور اس کو پڑھو اگر تم سچے ہو۔ دوسرا قول یہ ہے کہ تحریف ان کتابوں کے اکثر حصہ میں ہوی ہے۔ اس قول کے دلائل (یعنی شواہد وامثال) اکثرت موجود ہیں۔ اور پہلے قول کو اسی قول کے معنی میں لینا واجب ہے۔ تیسرا قول یہ ہے کہ اکثر حصہ ان کتابوں کا محفوظ ہے۔ تھوڑے حصہ میں تبدیلی ہوی ہے۔ چوتھا قول یہ ہے کہ تبدیلی صرف معنی میں ہوی ہے۔ الفاظ سب محفوظ ہیں۔ صحیح بخاری کے اس مقام میں یہی قول بیان ہوا ہے۔ ابن تیمیہ سے اس مسئلہ کی بابت سوال ہوا تو انہوں نے اس کے جواب میں ایک فتویٰ لکھا جس میں کہا کہ اس باب میں علماء کے دو قول ہیں۔ ایک یہہ کہ الفاظ میں بھی تبدیلی ہوی ہے۔ دوسرا یہ کہ صرف معانی میں ہوی ہے۔"

اس کے بعد ابن حجر نے ابن تیمیہ کی طرف سے اُن دلائل کا رد نقل کیا ہے جو مجوزان تحریف معانی پیش کیا کرتے ہیں۔ پھر علامہ ابن حزم کی کتاب الملل والنحل کی وہ عبارت نقل کی ہے جس میں انہوں نے توریت کی اُن باتوں کی جانب اشارہ کیا ہے جو حق تعالیٰ کا کلام نہیں ہوسکتیں۔ مثلاً یہ کہ (نعوذ باللہ) لوط علیہ السلام کی بیٹیوں نے اپنے باپ لوط کو شراب پلائی پھر اُنسے بدفعلی کرا کے حاملہ ہوئیں۔ اس کے بعد ابن حجر علامہ ابن حزم کی مندرجہ ذیل عبارت نقل کرتے ہیں۔

"بعض مسلمانوں سے ہم کو یہ خبر پہنچی ہے کہ وہ توریت وانجیل میں لفظی تحریف واقع ہونے سے منکر ہیں۔ حالانکہ قرآن وحدیث میں آچکا ہے کہ "یہود ونصاریٰ خدا کے کلام کو بدل ڈالتے ہیں"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور خدا پر دیدہ و دانستہ جھوٹ باندھتے ہیں کہ یہ بات خدا کی طرف سے ہے حالانکہ وہ خدا کی طرف سے نہیں ہوتی۔ اور وہ حق بات کو چھپاتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ وہ حق ہے"۔ منکرین تحریف کے جواب میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں اصحاب نبوی کے حق میں فرمایا ہے کہ ان کا حال اور ان کی صفت توریت و انجیل میں یوں موجود ہے کہ "وہ ایک کھیتی کے مانند ہیں جس نے نکالا اپنا پٹھا" (تا آخر سورۃ الفتح) مگر اب توریت و انجیل میں اصحاب کی یہ صفت مذکور نہیں ان منکرین تحریف سے جن کا قول یہ ہے کہ جب توریت بنقل متواتر منقول ہے تو اس میں تحریف کیونکر ممکن ہے جواب میں یہ کہا جاتا ہے کہ یہود و نصاریٰ اس بات پر متفق ہیں کہ توریت و انجیل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اصحاب کا ذکر موجود نہیں۔ اب اگر تم اُن کی اس کتاب کی (جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اصحاب کا ذکر نہیں) تصدیق کرو گے تو تم کو اس امر کی بھی تصدیق کرنی پڑے گی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب کا ذکر توریت میں نہیں ہے (جس سے تصدیق قرآن فوت ہوگی) اور اگر اس امر کی تصدیق کرو گے تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ باقی سب کتاب کی تصدیق کرو اور اس کو تحریف سے محفوظ مان لو کیونکہ وہ سب یکساں ہے"۔

حافظ ابن القیم حنبلی نے بھی کتاب اغاثۃ اللھفان میں اس مسئلہ پر طول طویل بحث کی ہے اور امام بخاری کے قول کے جواب میں ابن تیمیہ کی لمبی چوڑی عبارت اُن کی تالیف "الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح" سے نقل کی ہے۔ پھر اہل کتاب نے جو تحریفات لفظی و معنوی کی ہیں انہیں بیان کیا ہے اور اُن کے تحریف سمجھے جانے کے وجوہ بیان کیے ہیں۔ انہوں نے اور دیگر علمائے اسلام نے تحریف لفظی کی دس مثالیں پیش کی ہیں تحریفات کا شمار تو اس سے بہت زیادہ ہے مگر مسلمان علماء نے مثال کے طور پر صرف انہیں تحریفوں پر زور دیا ہے۔ جن کا تحریف ہونا قرآن و حدیث سے ثابت ہے وہ دس مثالیں یہ ہیں:۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۱) موجودہ توریت میں بجائے اسمٰعیل علیہ السلام کے اسحٰق علیہ السلام کو ذبیح اور ابراہیم علیہ السلام کا پہلوٹھا یا اکلوتا بیٹا قرار دیا ہے، اس قول کے غلط ہونے کے ابن القیم نے دس وجوہ بیان کیے ہیں۔

(۲) لوط علیہ السلام پر اپنی دو بیٹیوں کے ساتھ زنا کی تہمت اور ان دونوں بیٹیوں کا زنا سے حاملہ ہو جانا اور اُن سے حرامی اولاد کا پیدا ہونا۔

(۳) یعقوب علیہ السلام کے بیٹے یہودا پر اپنی بہو سے زنا کی تہمت، اُس کا حاملہ ہونا اور حرامی بچے جننا اور اس حرامی بچہ کی نسل سے داؤد علیہ السلام کا پیدا ہونا۔

(۴) ہارون علیہ السلام کو گوسالہ پرستی کا بانی قرار دینا۔

(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر اور آپ کے متعلق پیشنگوئیوں کو اہل کتاب کا اپنی کتابوں سے نکال دینا علمائے اسلام نے اس پر نہایت شرح وبسط کے ساتھ بڑی فاضلانہ بحثیں کی ہیں۔

(۶) سورۃ الفتح کے آخر میں اصحاب رسول اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے جو اوصاف بیان ہوئے ہیں اور جن کی بابت اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے۔ کہ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِى التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِى الْاِنْجِيْلِ اُن اوصاف کا اِن کتابوں سے خارج کر دینا۔

(۷) عیسیٰ علیہ السلام کو انجیل میں بذریعہ تحریف لفظی ابن اللہ بنا دینا اور بذریعہ تحریف معنوی اس ابنیت کو حقیقی قرار دینا۔

(۸) انجیل میں ایسے الحاقی الفاظ داخل کر دینا جن پر عیسائیوں کے عقیدۂ تثلیث کی بنیاد قائم کی گئی ہے۔

(۹) عیسیٰ علیہ السلام کی صلیب پر موت اور دوبارہ زندگی۔

(۱۰) عیسیٰ علیہ السلام کی اس موت کو قربانی اور دوسروں کا کفارہ قرار دینا۔

بعض لوگوں کو امام رازی کے متعلق بھی یہ التباس ہوا ہے کہ مثل امام بخاری کے یہ بھی تحریف لفظی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے قائل نہیں۔ مگر بات صرف اتنی ہے کہ جن آیات قرآنی میں تحریف معنوی کی جانب اشارہ ہے وہاں وہ اپنی تفسیر میں تحریف معنوی کا مراد ہونا بیان کرتے ہیں اور اس کو اصح کہتے ہیں۔ اور جہاں تحریف لفظی کی جانب اشارہ ہے وہاں تحریف لفظی کا بخوبی اثبات کرتے ہیں اور اس کو بہتر قرار دیتے ہیں۔ جن لوگوں نے صرف ایک ہی قسم کے قول یعنی کلام مثبتِ تحریفِ معنوی کو دیکھ کر یہ نتیجہ نکال لیا کہ امام صرف تحریف معنوی ہی کے قائل ہیں انہوں نے غلط نتیجہ نکالا۔ سورہ بقرہ کی آیت جو اوپر درج ہو چکی ہے کی تفسیر میں امام رازی لکھتے ہیں کہ:

"یہ تحریف لفظاً بھی ہے یا معنی میں لیکن لفظی تحریف کی تجویز معنوی تحریف کی تجویز سے بہتر ہے کیونکہ اگر کلام الٰہی اپنی اصلی صورت پر باقی رہے اور صرف اس کے معنی میں تاویل کی جائے تو اس صورت میں وہ لوگ کلام الٰہی کے بدلنے والے نہ کہلاتے بلکہ صرف اس کے معنی کے محرف بنتے (حالانکہ وہ کلام الٰہی کے بدلنے والے ٹھیرائے گئے ہیں)۔ اس تحریف سے یہ معنی (یعنی تحریف لفظی کے) مراد لیے جائیں تو بہتر ہے جیسا کہ ابن عباس سے مروی ہے کہ: "اہل کتاب نے ان کتابوں میں کمی و بیشی کی ہے" یہ معنی نہ ہو سکیں تب تحریف معنوی مراد لینا اچھا ہے"۔ (تفسیر کبیر صفحہ ۵۰۷ جلد اول)

آیت سورۃ النساء کی تفسیر میں امام رازی لکھتے ہیں کہ:۔

"خدا تعالیٰ نے یہاں "عن مواضعہ" فرمایا ہے اور سورۃ المائدہ میں "من بعد مواضعہ" فرمایا۔ ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ سورۃ النساء کے الفاظ سے تاویل مراد ہے اور اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ وہ لوگ آیات توریت وغیرہ کی باطل تاویلیں کرتے ہیں۔ اس میں یہ بیان نہیں ہے کہ وہ ان الفاظ کو کتاب اللہ سے نکال دیتے ہیں۔ اور جو الفاظ سورۃ المائدہ میں ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دونوں تحریفیں عمل میں لاتے ہیں۔ تاویل باطل بھی کرتے ہیں اور الفاظ بھی بدل ڈالتے ہیں۔ اس آیت میں "یحرفون الکلم" سے تاویل باطل کی طرف اشارہ ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور "من بعد مواضعہ" میں الفاظ کو کتاب میں سے نکال ڈالنے کی طرف اشارہ ہے"۔

تفسیر کبیر صفحہ ۳۳۸ جلد ۳۔

پھر امام رازی اپنی تفسیر میں یہ بھی تحریر فرماتے ہیں کہ :۔

"اگر کوئی یہ شبہ کرے کہ جس کتاب کے حروف و کلمات کی شہرت حد تواتر تک پہنچ چکی ہو اُس کے حروف و کلمات میں تبدیلی کیوں کر ممکن ہے۔ تو اُس کا جواب یہ ہے کہ جس وقت اُس کی تبدیلی ہوئی تھی اُس وقت شائد اس قوم میں قلت ہو اور توریت کے جاننے والے علماء اور بھی کم ہوں۔ اس لیے وہ لوگ اس تحریف و تبدیل پر قادر ہو گئے"

(تفسیر کبیر صفحہ ۳۳۸ جلد ۳)

ان کتابوں کی شہرت "حد تواتر" تک پہنچنے کی بابت بھی علمائے اسلام نے بہت کافی حد تک تنقید کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ان کتابوں کا جمیع الفاظ و اجزاء متواتر ہونا ثابت نہیں۔ اول تو ان کتابوں کے تعین مصنفین اور تعین زمانہ تصنیف میں خود اہل کتاب کے نزدیک اختلاف ہے اور ان کتابوں کے بہت سے الفاظ و فقرات و ابواب کا مصنفین کتب سے بتواتر منقول ہونا اور کمی بیشی سے محفوظ ہونا وہ خود تسلیم نہیں کرتے اور ان کتابوں میں کمی و بیشی و تغیر و تبدل کے وہ صاف صاف معترف ہیں۔ اہل اسلام کے نزدیک نقل متواتر کے لیے شرط ہے کہ اُس کی ابتداء اور وسط میں بھی ویسی ہی کثرت ہو جیسی کہ انتہا میں اور کسی درجہ میں ایسی قلت نہ ہو جس سے اس کے ناقلین کا کذب پر اتفاق ممکن ہو۔ حالانکہ ہمارے مضامین سلسلہ ہذا کے گذشتہ نمبر ثابت کر چکے ہیں کہ توریت و انجیل کو یہ تواتر حاصل نہیں ہوا۔ دوم یہ کہ عہد جدید کے متعلق یہ امر خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہے کہ اگر بالفرض یہ مان بھی لیا جائے کہ کتب عہد جدید پر کسی وقت بھی کوئی زوال نہیں آیا اور جن لوگوں کی طرف یہ کتابیں منسوب ہیں (مثلاً متی یوحنا پولوس وغیرہم) انہی سے ان کتابوں کا ہر جزء بہ نقل متواتر ہم تک پہونچا ہے تب بھی یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ان کتابوں میں جو تعلیم و ہدایات و مضامین درج

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وہ عیسیٰ علیہ السلام سے (جن پر انجیل کا نازل ہونا مسلمانوں کے نزدیک مسلم ہے) بتواتر منقول ہوں لہذا اس تواتر مفروض الوجود کا سلسلہ ہتی وغیرہ ہی پر ختم ہوتا ہے اور ان لوگوں کا صاحب الہام یا خدا کی طرف سے رسول ہونا مسلمان تسلیم نہیں کرتے نہ عیسائی اسے ثابت کر سکتے ہیں مسلمانوں کے نزدیک وہی انجیل واجب التسلیم والایمان ہے جو کہ عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی نہ کہ موجودہ مجموعہ عہد جدید جسے اور لوگوں نے تصنیف کیا۔ اس امر کی بابت ۱۸۵۴ء سے قبل علماء دہلی نے ایک فتویٰ شائع کیا تھا جس پر متعدد علماء کی مہریں ثبت تھیں۔ اُس کی پوری عبارت کے یہاں درج کرنے میں طوالت ہوگی اس لیے اس میں سے دو اقتباسات ذیل میں نقل کیے جاتے ہیں۔

"نزد اہل اسلام انجیل عبارت از کلام آلہی تبارک و تعالیٰ است کہ بر حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام نازل شدہ بود مشتمل بر ہدایت و نور و مصدق احکام توریت و نصیحت برائے پرہیزگاران نہ از این مجموعہ عہد جدید"

دوسرا اقتباس یہ ہے:-

"بودن این تراجم مذکورہ یا اصل آنہا ہم اگر مطابق ہمیں تراجم مسطورہ است ہمان انجیل یعنی کلام ربانی کہ او تعالیٰ لجلشانہٗ بانزال فرمودن آن بر حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام در قرآن خبر دادہ نزد علماء شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الف صلوٰۃ و تحیۃ بخبر آحاد ہم مروی و محفوظ نیست چہ جاکہ خبر مشہور باشد و اعمال حواریین کہ تصنیف لوقا تابعی است و ہمچنین نامجات پولوس وغیرہ بر مذہب ما داخل نیستند بلکہ انجیل نزد ما فقط عبارت از آن کلام حضرت عیسیٰ بود کہ موافق وحی ربانی ارشاد آن فرمودہ پس اطلاق کلام ربانی براین مجموعہ بلا سند شرعی چگونہ کردہ شود۔ بلکہ اطلاق کلام ربانی بر اصل توریت کہ بزبان عبرانی بودہ بر مجموع اصل انجیل بسبب تحریفات کثیرہ ہم نتوان شد زیرا کہ تحریفات بیشتر در

© rasailojaraid.com